تصانیف

Click here to Download this book ۱۔ جاہلیت کی موت

اس میں معرفتِ امام زمانہ کا حکم، عدم معرفت کی حالت میں موت اور بعد از مرگ مدت نامعلوم تک روح فرسا انجام اور اس سے محفوظ رہنے کے لئے عمل۔ قارئین اس فکر انگیز حقیقت سے دوچار کرادینے والے مختصر رسالہ کو بغور پڑھ کر خود فیصلہ کریں کہ ہم کیسی غفلت و لاشعوری کی زندگی گزار رہے ہیں۔

Click here to Download this book ۲۔ جہاد فی اللہ

بعض حقائق کا انکشاف، علم جو نور ہے، اس کی طلب مومنین اور مومنات پر فرض کیوں ہے؟ اہل البیت کو ذبح عظیم پیش کرنے کے قرآن میں احکامات پر مفصل بیان۔

حدیث عشق دو باب است کربلا و دمشق یکے حسینؑ رقم کرد و دیگرے زینبؑ

Click here to Download this book ۳۔ ہل من ناصر ینصرنا

امامِ مظلوم کی یہ صدائے استغاثہ تیرہ سو سال سے فضائے بسیط میں گونج رہی ہے اور اس کی یاد بھی برابر تازہ ہوتی رہتی ہے مگر کیا کسی نے اس استغاثہ کا اصل مفہوم معلوم کرنے کی کوشش کی؟

ینصرنا: مضارع کا صیغہ ہے جو زمانہ حال اور استقبال دونوں پر دلالت کرتا ہے۔ جس سے نصرت حسینی قیامت تک آنے والے متوسلین آلِ رسولؐ پر لازم و واجب ہو جاتی ہے تو پھر آج ہم اس استغاثہ پر لبیک کیوں کہیں؟

بعثتِ رسول کا مقصد، جھوٹی اور موضوعہ روایات جو مذہب کا جزو ایمانی بن چکی ہیں اُن سے کیسے چھٹکارا ہو وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔۔ یہ سب کچھ اس مختصر رسالہ میں ملے گا۔

Click here to Download this book ۴۔ خونِ ناحق

آلِ رسولؐ کی قربانیوں اور ذبح عظیم کے اثرات کو ضائع ہونے سے کس طرح بچایا

جائے؟ ہماری موجودہ طرزِ عزاداریٔ امامِ مظلوم میں روحِ حقیقتِ غم کا فقدان یا عدمِ استقرارِ کیفیتِ غم کیوں ہے؟ فرزندِ رسولؐ، دلبندِ مرتضیٰؑ و بتولؑ، مظلومِ کربلاؑ کے لئے ہم پر (ماسوائے مستثنیات) کم سے کم تھوڑے ہی وقفہ کے لئے وہ کیفیت دردو الم طاری کیوں نہیں ہوتی جو اپنی اولاد، قریبی اعزا اور محبوب اَحِبّا کی موت پر ہوتی ہے؟ بکا علی الحسین اور بکا علی الحسین میں امتیاز کیسے کیا جائے؟ دعویدار محبانِ اہلِ بیتؑ کو خاتونِ جنت، مادرِ گرامی شبرؑ و شبیرؑ سردارانِ جنت کے سامنے ندامت وحسرتِ اُخروی سے بچنے کے لئے کیا عمل کرنا چاہیئے؟ وغیرہ وغیرہ نکات وجوابات اس کتاب میں دیکھیے۔ اقبالؔ کہتے ہیں۔

"رمزِ قرآں از حسینؑ آموختیم   ز آتشِ اُوشعلہ ہا اندوختیم"

۵۔ مجالس الصادقین

چودہ مجالس اس آیت پر "یاایھاالذین آمنو اتقو اللہ و کونو امع الصّادقِین" اس طرح ترتیب دی گئی ہیں کہ ہر مکتبِ فکر سے ایک عام سمجھ بوجھ کا انسان بھی مطالعہ کرنے کے بعد یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ "صادقین" سے مراد چہاردہ معصومینؑ کے علاوہ اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ ان مجالس کا رنگ ہماری مروجہ مجالس سے جداگانہ ہے۔ ہمارے نوجوانوں کی واقفیت اور ضروری علم کے لئے تاریخ اسلام کے اہم حصے ہر مجلس میں شامل کیے گئے ہیں۔ تقیہ کی حقیقت کا راز پہلی مرتبہ کھولا گیا ہے اور اسی طرح مقصدِ ذبحِ عظیم کے حیران کن رازوں کا انکشاف بھی کیا گیا ہے۔ کیفیاتِ نفسِ انسان کا بیان اور آخر میں مصائب میں "اپنی طرف سے پرسہ دینا اور اپنی طرف سے بین کرنا"۔ ان مجالس میں وہ فیضِ علم ہے جو ہم کو فی زمانہ کسی مجلس میں نہیں ملتا۔

۶۔ راہِ ارم

یہ سیدھے سادے آسان فہم دردانگیز نوحوں کا مجموعہ ہے۔ جس کے ہر نوحہ میں مقصدِ ذبحِ عظیم کو پیش کیا گیا ہے۔ اقبال کا یہ شعر یہاں صادق آتا ہے۔

الفاظ کے پیچوں میں اُلجھتے نہیں دانا   غواص کو مطلب ہے صدف سے کہ گہر سے

۷۔ مشعلِ نور

اس عجیب وغریب مرثیے میں جو ۲۱۳ بندوں پر مشتمل ہے، کیفیاتِ نفسِ انسان، تجزیہ نفس

کو عام فہم الفاظ و تمثیلات میں رقم کیا گیا ہے۔ایک طالب کے لئے منزلِ معرفت کی راہوں کی واضح نشاندہی کردی گئی ہے۔غمِ حسینؑ کو اپنا لینے سے وہ نور ملتا ہے جو اس زندگی میں حیاتِ ابدی کا خالق ہے۔اس چھوٹی سے کتابچہ معرفت میں خدا و اہل البیتؑ کی ہدایت و تعلیم کو انتہائی اختصار کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ان اشعار میں شاعری کم اور فقرِ مولائے کائنات کی جھلک زیادہ نمایاں ہے۔

کسے خبر کہ ہزاروں مقام رکھتا ہے ۔۔۔ وہ فقر جس میں ہے بے پردہ روحِ قرآنی

(اقبال)

۸۔ محسنِ عالم

ہر ایک مسدس میں اُصولِ فطرت کے مطابق فضائل و مصائبِ اہلِ بیتؑ بیان کئے گئے ہیں۔نفسِ انسان پر جو گزرتی ہے اسے معرفت کے رنگ میں دیکھیے۔اقبال نے۔

" نقشِ إلا الله بر صحرا نوشت ۔۔۔ سطرِ عنوانِ نجاتِ ما نوشت "

میں جو کچھ کہہ دیا ہے وہ تفصیل کے ساتھ "محسنِ عالم" میں ملاحظہ فرمائیے۔

۹۔ مدحِ اولیاء

چودہ(۱۴) سو سال میں اہلُ البیتؑ کی مدح میں جتنے قصائد لکھے گئے ہیں وہ فضائلِ ظاہری تک محدود رہے اور ان سے چہاردہ معصومینؑ سے صادر ہونے والے اُمور میں کسی ایک عِلّت یا اس کا مقصد بھی ظاہر نہیں ہوا۔ان میں سے بعض اُمور تو ایسے ہیں جن پر غور کرنے سے ذہنوں میں وساوس پیدا ہوجاتے ہیں جن کا رفع کرنا ضروری تھا۔پس اسی مقصد کو پورا کرنے کے لئے "مدحِ اولیا" میں یہ قصائد لکھے گئے ہیں۔ان میں اہلُ البیتؑ سے صادر ہونے والے اُمور کی علّتیں، حقیقی مقاصد اور فضائلِ باطنی کا انکشاف کیا گیا ہے۔پڑھتے وقت اقبال کا یہ شعر بھی پیشِ نظر رہے۔

مری نوائے پریشاں کو شاعری نہ سمجھ ۔۔۔ کہ میں ہوں محرمِ رازِ درونِ میخانہ

۱۰۔ اہلُ البیتؑ

اس تصنیف میں رازہائے سربستہ سے پردہ اُٹھا کر صدیوں بعد مذہبِ حقّہ کا وہ آئینہ ہمارے سامنے کردیا گیا ہے جس میں دینِ اہلُ البیتؑ کے اصلی خدوخال صاف اور روشن نظر آتے ہیں۔مقصد بخش

رسول کو تزکیۂ نفس ہے جس کے ذریعہ وہ ہمیں پاک کریں۔ علم و حکمت سکھائیں اور اسی زندگی میں حیاتِ ابدی بخش دیں۔ معرفتِ نفس ہی اصلِ دین ہے۔ "مَن عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَد عَرَفَ رَبَّہٗ" اور یہی تعلیمِ اہل البیتؑ ہے لیکن ہمارے مروّجہ مذہب میں بدقسمتی سے یہ پرچم کچھ اس صورت میں دبے پاؤں در آیا اور آنے والی نسلوں کے دماغوں پر مسلط ہو گیا کہ تزکیۂ نفس کو اک امرِ محال تصور کر کے حرفِ غلط کی طرح مٹا دینے کی کوششیں کی گئیں۔ متشابہات پر عقائد کی بنیاد رکھ کر روایات و من مانی تفاسیر کا تانا بانا کچھ اس طرح بُن دیا گیا ہے کہ نفس خود بخود موٹا ہوتا چلا جائے حتیٰ کہ ہم جاہلیت کی موت سے ہمکنار ہو جائیں۔ اصل حقیقت اس کتاب کے تدبر کے ساتھ پڑھنے سے ہی معلوم ہو سکے گی۔

غریب و سادہ و رنگیں ہے داستانِ حرم
نہایت اس کی حسینؑ ابتدا ہے اسمٰعیلؑ

۱۱۔ الحسین والبکاء

یہ اصول تصنیف مکالموں کی صورت میں ہے اور حق کو روزِ روشن کی طرح واضح کر دیتی ہے کہ ہم کس طرح نفس کے جال میں پھنس کر مذہبی جنونی بنے ہوئے ہیں اور حق سے دور ہیں۔

(ادارۂ جوب الطالبین)